(۴۸)

# بٹالہ کے حادثہ قتل کے متعلق اظہارِ خیالات
# اِن دنوں خصوصیت سے دعائیں کی جائیں

(فرمودہ ۲۵۔اپریل ۱۹۳۰ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کل ایک ایسے واقعہ کا علم ہوا ہے جس کا اثر میری طبیعت پر بہت گہرا ہے۔لیکن چونکہ ہمیں اس وقت تک جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ سنی سُنائی باتیں ہیں کوئی تحقیقی خبر اَب تک پہنچ نہیں سکی اس لئے میں اِس واقعہ کے متعلق کچھ کہنا پسند نہیں کرتا۔ ہاں اپنے احباب کو اس امر کی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے اِن دنوں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں تا کہ ہم لوگوں کی بہتری کی صورت پیدا ہو وہ ہم پر اپنا خاص فضل نازل کرے اور اپنے ہی ہاتھ سے اِن فتنوں کو دور کردے جو جماعت کے خلاف پیدا ہو رہے ہیں۔ہمیں معلوم نہیں کہ واقعات کیا ہیں اور اِس وجہ سے ہم اپنے لئے آپ کوئی طریقِ عمل تجویز نہیں کر سکتے لیکن ایک بات کر سکتے ہیں اور ہمیں کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ جس شخص کی طرف ایک ناپسندیدہ فعل منسوب کیا جاتا ہے سُنا گیا ہے کہ وہ ہماری ہی جماعت کا ایک فرد ہے اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کر سکتے ہیں کہ وہ اس فعل اور اس فعل کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے قلب میں وہ کیفیت پیدا کرے جو حقیقی توبہ اور ندامت کی کیفیت ہوتی ہے اور اس کے بعد جس حد تک دوسرے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ رحم اور فضل، رحمت اور مغفرت کا سلوک اس سے کرسکتا ہے کرے۔

دنیا کی ہر چیز خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے انسان کا دل و دماغ اس کے ظاہری اور باطنی حالات پر وہی قبضہ رکھتا ہے اور حالات کا صحیح علم بھی اسی کو ہوسکتا ہے۔ بسا اوقات ہم ظاہری حالات کو دیکھ کر غلطی کر جاتے ہیں اور ان سے غلط نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ پس ہم اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کا بیان سُنے بغیر کوئی رائے قائم نہیں کریں گے لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ اگر فی الواقعہ ہمارا ایک بھائی ایک غلطی کا مرتکب ہوا ہے تو وہ اور بھی زیادہ ہمارے رحم اور ہماری ہمدردی کا مستحق ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک مثال بیان کی ہے فرماتے ہیں۔ کسی شخص کے دو بیٹے تھے اس نے اپنا مال ان میں بانٹ دیا۔ چھوٹا بیٹا اپنا سارا مال لے کر دور دراز چلا گیا اور وہاں اس نے سارا مال بدچلنی میں ضائع کر دیا۔ آخر وہ ایک شخص کے ہاں چرواہے کے طور پر ملازم ہوگیا۔ اِس حالت میں اُس نے خیال کیا میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے مگر میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ کیوں میں اس کے پاس جا کر یہ نہ کہوں کہ مجھے بھی اپنے مزدوروں کی طرح رکھ لے۔ اس پر وہ اپنے باپ کے پاس گیا باپ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے گلے لگا لیا اور نوکروں سے کہا خوب موٹا تازہ بچھڑا لا کر ذبح کرو تا کہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں۔ جب اس کا دوسرا بیٹا آیا تو اسے یہ بات بہت بُری لگی اور اس نے اپنے باپ سے کہا میں اتنے برس سے تیری خدمت کر رہا ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہیں کی مگر تُو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیرا مال عیش و عشرت میں ضائع کر دیا تو اس کے لئے تُو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا۔ باپ نے کہا تُو ہمیشہ میرے پاس ہے اور جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہی ہے لیکن تیرے اس بھائی کے آنے پر اس لئے خوشی منائی گئی کہ یہ مُردہ تھا اب زندہ ہوا کھویا ہوا تھا اب ملا ہے۔[1]

پس جو شخص کسی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے جب وہ غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جاتا اس کے آگے جُھکتا اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت کا اظہار کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کرتا اور پہلے سے زیادہ اس پر رحم کرتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت خدا تعالیٰ کے بندے بھی اپنے بھائیوں سے سلوک کرتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے کسی بھائی سے غلطی ہوئی، کوئی قصور سرزد ہوا تو اس غلطی کا دلیری سے اعتراف کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بھائی کی غلطی کی وجہ سے اس پر پردہ ڈالتے اور اسے چُھپانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سچائی کے دلدادہ اور صداقت

پر کار بند ہوتے ہیں اور کُھلے طور پر قصور کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے حضور جُھک جاتے اور عرض کرتے ہیں کہ بہت ہیں جو قصور کر کے جب تیرے حضور آ گرتے ہیں تو تُو انہیں معاف کر دیتا ہے۔ ہمارے بھائی نے بھی ایک غلطی کی ہے ہم اس کے لئے عرض کرتے ہیں کہ اس کی غلطی معاف کی جائے۔

یہ وہ طریق ہے جو ایک مؤمن اختیار کرتا ہے اور یہی وہ طریق ہے جس سے دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائی کے قصور کا اعتراف کریں مگر ساتھ ہی اس کے متعلق خدا تعالیٰ سے رحم اور فضل طلب کریں۔ اگر موقع آنے پر ہم دونوں باتیں نہیں کرتے یعنی یا تو اپنے بھائی کے قصور کا اعتراف نہیں کرتے اور یا خدا تعالیٰ کے حضور اس کی غلطی کی معافی چاہنے کے لئے نہیں جُھکتے تو پھر ہم خدا کی درگاہ میں قبول نہیں کئے جاسکتے۔ اگر ہم اپنے کسی بھائی کی غلطی کا اعتراف نہیں کرتے تو قصور کرتے ہیں اور اگر بھائی کے قصور کی خدا تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتے اور اس کا فضل اور رحم طلب نہیں کرتے تو بھی قصور کرتے ہیں اور یقیناً اس صورت میں خدا تعالیٰ ہم سے بھی منہ پھیر لے گا کہ تم نے اپنے ایک بھائی کے ساتھ ہمدردی نہ کی اب میں بھی تم پر کوئی رحم نہیں کرتا۔

پس مؤمن کا راستہ پُلِ صراط کا راستہ ہے اسے تلوار کی دھار پر چلنا ہوتا ہے اس سے ذرا اِدھر ہوا تو بھی گیا اور اگر ذرا اُدھر ہوا تو بھی گیا۔ میں دوستوں کو اختصار کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اِس موقع پر وہی طریق اختیار کریں جو ایک مؤمن کی شان کے شایان ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہمارے بھائی سے قصور ہؤا تو اس کے اعتراف میں اس وجہ سے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے کہ قصور کا مرتکب ہمارا بھائی ہؤا ہے اور پھر اس لئے کہ غلطی ہمارے بھائی سے ہوئی کبر اور نخوت سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ اپنے اس بھائی سے حقیقی ہمدردی کا یہی وقت ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں اور استغفار کرنا چاہئے اس بھائی کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ڈھونڈنا چاہئے شاید وہ کوئی ایسا رستہ نکال دے کہ ہماری روحانی زندگی بھی قائم رہے اور جسمانی رشتہ بھی قائم رہے۔

انسان پر کئی وقت ایسے آتے ہیں جب وہ حیران ہوتا ہے کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ ایسے ہی وقت کے لئے خدا تعالیٰ نے مؤمن کو یہ دعا سکھائی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ[2] انسان کے سامنے بیسیوں رستے کُھلے ہوتے ہیں ایک طرف جنبہ داری کا رستہ ہوتا ہے' دوسری طرف عدمِ انصاف کا رستہ' تیسری طرف رحم اور شفقت کا رستہ' چوتھی طرف ذاتی تعلقات کا رستہ' پھر قومیت اسے ایک طرف بُلاتی ہے' انصاف دوسری طرف سے آواز دیتا ہے اُس وقت وہ حیران ہوتا ہے کہ کدھر جائے۔ تب عالم الغیب خدا ہی اس کی راہنمائی کرسکتا ہے اس کے آگے جب انسان جُھک جاتا اور کہتا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اے خدا! اِس وقت میرے سامنے بیسیوں قسم کے رستے ہیں۔ اور مختلف جذبات مجھے مختلف راہوں کی طرف بُلا رہے ہیں مختلف تفکرات' جہات دکھا رہے ہیں' میری عقل اور میرا عرفان' میری دنیوی ضرورتیں اور تعلقات اور رستہ دکھا رہے ہیں ان میں سے کونسا رستہ درست ہے؟ میں نہیں جانتا اس لئے تیری طرف جُھکتا ہوں اور تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں۔ تُو مجھے سیدھا رستہ دکھا اور مستقیم رستہ بتا تب وہ اس کی راہنمائی کرتا ہے۔

اِس وقت ہماری بھی یہی حالت ہے ہم ہر وقت ہی خدا کی مدد کے محتاج ہیں۔ مگر آج ایسی حالت سے گزر رہے ہیں کہ نہیں جانتے کہ کیا کریں۔ یہ نہیں کہ ہمارے لئے سب رستے بند ہیں بند نہیں بلکہ اتنے راستے کُھلے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کونسا راستہ اختیار کریں۔ جہاں رستہ بند ہوتا ہے وہاں اتنا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ وہاں انسان ٹھہر تو جاتا ہے مگر ہمارے لئے بہت سے راستے کُھلے ہیں ایسی حالت میں ہم نہیں جانتے کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ اِس وقت ہمارے لئے ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ سورۃ فاتحہ جسے ہم روز تیس پینتیس دفعہ پڑھتے ہیں اس میں ایسا درد اور سوز پیدا کردیں کہ وہ ہمارے لئے بالکل نئی چیز بن جائے۔ اور ہم ایسا عجز اور انکسار اختیار کریں کہ سورۃ فاتحہ نئی زندگی بخشنے والی دوا ہو جائے جس سے ایک طرف تو ہمارے دل کو ٹھنڈک حاصل ہو اور دوسری طرف ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ ہم جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگاہ کیا ہوا ہے کہ صحیح راستہ کے دونوں طرف خطرناک گڑھے ہوتے ہیں اس کے ایک طرف غضبِ الٰہی ہوتا ہے اور دوسری طرف گمراہی اور ضلالت۔ کبھی تو انسان صرف قشر کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور حقیقت سے بے بہرہ ہو جاتا ہے اور کبھی صرف روحانیت کی طرف جھک جاتا ہے اور قشر کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں بتایا ہے کہ یہ راستہ خطرناک ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے دونوں طرف دو غاریں ہیں

ایک غار مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ اور دوسری ضَآلِّیۡنَ کی ہے۔ ایسی صورت میں سوائے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے کوئی چارہ نہیں ہوسکتا۔ اِس وقت میں تمام دوستوں کو اختصار کے ساتھ کیونکہ بعض ضرورتوں کی وجہ سے میں جمعہ کے لئے وقت پر نہ آسکا خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ دعاؤں پر خاص زور دیں۔ اپنے لئے' جماعت کے لئے اور ہمارے جو بھائی مصیبت میں مبتلا ہیں ان کے لئے اور خصوصاً اُس بھائی کے لئے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ شدید اشتعال دلائے جانے پر وہ ایک شخص پر حملہ کر بیٹھا۔ دعائیں کریں تا کہ خدا تعالیٰ ہمارا اخلاقی اور روحانی وقار بھی قائم رکھے اور اپنے فضل کو وسیع کر کے اور اپنی رحمت کو جوش میں لا کر کوئی ایسا راستہ نکالے جو ہر حالت میں ہمارے لئے مفید ہو۔ اور ہمیں اس راہ پر چلائے جس پر چل کر ہم اس کے مقرب بن سکیں اور اس کے فضلوں کے مورد ہوسکیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی فرما۔ آمین

(الفضل ۲۹۔اپریل ۱۹۳۰ء)

---

۱؎ لوقا باب ۱۵ آیات ۱۱ تا ۳۲ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ ۱۹۶۵ء

۲؎ الفاتحة: ۶'۷